ایم اے راجہ

کیا چیچنیا روس کی دسترس سے نکل چکا ہے؟

اگرچہ بین الاقوامی سطح پر تاہنوز چیچنیا کو روس کا حصّہ تسلیم کیا جاتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہاں روس کا عمل دخل بالکل نہیں رہا ہے۔ چیچن حکومت روسی قوانین کے برعکس اپنے بنائے ہوئے قوانین پر عمل پیرا ہے، اس کی اپنی انتظامیہ اور عدلیہ ہے اور اب تو چیچن حکومت اپنی فوج بھی تشکیل دے رہی ہے۔ روسیوں کی بے بسی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حال ہی میں چیچن حکومت شرعی قوانین کے تحت قتل کے دو مجرموں کو سرِعام سزائے موت دے چکی ہے۔ روسی ٹیلی ویژن اپنی نشریات میں سزائے موت پر عمل درآمد کی جھلکیاں بار بار دکھاتا رہا ہے۔ صدر یلسن اور ان کے ہمنوا دیگر روسی سیاستدان چیچن حکومت کے اس اقدام کی مذمت کے سوا کچھ بھی نہ کرسکے۔

لیکن غیر جانبدار مبصرّین نے صدر یلسن کی طرف سے چیچن حکومت کے اس اقدام پر اظہارِ مذمت کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا۔ اُنھوں نے کہا کہ اس سے روس کی منافقانہ پالیسی کا اظہار ہوتا ہے۔ اگرچہ روس نے یورپی کونسل میں شمولیت کے لیے سزائے موت کے خاتمہ کا وعدہ کیا ہے تاہم روسی جیلوں میں تاہنوز سینکڑوں افراد سزائے موت پر عملدرآمد کے انتظار میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام گزار رہے ہیں۔ روس میں سزائے موت کا روایتی طریقہ یہ ہے کہ مجرموں کو گولی مار دی جاتی ہے۔ "چیچن بربریّت" کا ڈھنڈورا پیٹنے والے صدر یلسن وہی شخص ہیں جن کے ہاتھ چیچن جنگ میں اندھا دھند بمباری اور بے دریغ گولہ باری کے نتیجے میں شہید کیے جانے والے ہزاروں بے گناہ شہریوں کے خون سے رنگین ہیں۔ اس جنگ کے دوران خون کی جو ہولی کھیلی گئی روسی شہری تاہنوز اس کی دہشت سے نہیں نکل سکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ روس میں سزائے موت کے خلاف ہر سطح پر صدائے احتجاج بلند ہو رہی ہے۔ شاید چیچن حکومت کی اس "خود سری" نے ماسکو کو ان ذلّت آمیز حقائق کی یاد دلائی ہے جنھیں وہ فراموش کرنا چاہتا ہے۔

تقریباً ڈھائی سال قبل دنیا کی سب سے بڑی افواج میں سے ایک نے جمہوریہ چیچنیا پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے کے لیے ٹینکوں، توپوں اور لڑاکا طیاروں کے ذریعے اس پر ہلہ بول دیا تھا، مگر "ناقابلِ شکست" ہونے کے زعم میں مبتلا یہ فوج افغانستان کے پہاڑوں میں بُری طرح پٹنے کے بعد ایک بار پھر

چیچن عسکریت پسندوں کے سامنے زچ ہو کر رہ گئی۔ اسے اپنے ماتھے پر عبرتناک شکست کا داغ سجائے بالاخر وہاں سے نکلنا پڑا۔ اگرچہ بین الاقوامی دُنیا ہنوز چیچنیا کو دستوری طور پر روس کا حصّہ تسلیم کرتی ہے مگر امر واقع یہ ہے کہ سرزمین چیچنیا پر آج روسی پولیس، کسٹم کے حکّام اور سرحدی محافظ دستوں میں سے کسی کا بھی وجود نہیں ہے۔

ان زمینی حقائق کے باوجود روس چیچنیا کے مطالبہ آزادی کو رسمی طور پر قبول کیوں نہیں کرتا؟ بادی النظر میں چیچنیا کی آزادی تسلیم کرنے کے نتیجے میں ماسکو متعدّد لاینحل مسائل سے چھٹکارہ حاصل کر سکتا ہے جو روس میں سیاسی اور اقتصادی استحکام کے مستقبل پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ مزید یہ کہ روسی رائے عامہ بھی چیچن آزادی کے سوال پر اب منقسم نظر آرہی ہے۔ مختلف طبقات کی طرف سے چیچنیا کی آزادی کے حق میں آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ حال ہی میں روسی افواج کے ایک جرنیل لیوروخلن نے، جنہوں نے چیچن جنگ میں خود حصّہ لیا ہے روسی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ چیچنیا کے مطالبۂ آزادی کی تسلیم کر لے۔ بدھ یکم اکتوبر کو لیوروخلن نے روسی حکّام کو مشورہ دیتے ہوئے کہا: "بحران سے نکلنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ چیچنیا کو بغیر کسی مزید تاخیر کے مکمل آزادی دے دی جائے"۔ لیکن ساتھ ہی اُنہوں نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ "ماسکو کو چاہیے کہ وہ چیچنیا کی آزادی کو تسلیم کرتے وقت دیگر خطّوں میں آزادی کے رحجانات کی تقویّت کے سدّباب کے لیے مناسب اقدامات کرے"۔

بہر حال چیچنیا کے "من مانے" فیصلوں پر روسی احتجاج اور دوسری طرف گروزنی کے استقلال پسند اقدامات پر ماسکو کی خاموشی کو روسی قیادت کی "انسان دوستی" پر محمول کرنا محض اس کی "دلجوئی" کرنے کے مترادف ہوگا۔ روسی قیادت کے اس رویّے کا "انسان دوستی" سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ صدر یلسن رسمی طور پر چیچنیا کی آزادی تسلیم کر کے ایک ایسے شخص کی حیثیت سے تاریخ میں اپنا نام رقم کروانے اور ملک کے قدامت پرست حلقوں میں غیر مقبول ہونے کا رسک لینے کے لیے تیار نہیں ہیں، جسے سوویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد روسیوں کے مادر وطن (روسی فیڈریشن) کی سرحدات سکیڑنے کے عمل کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ کریملن کے حکمرانوں کو خدشہ ہے کہ چیچنیا کے مطالبۂ آزادی کو تسلیم کرنے کے نتیجہ میں تاتارستان جیسے دیگر روسی خطّے بھی چیچنیا کی تقلید کرتے ہوئے آزادی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

چیچنیا انیسویں صدی میں روسی فیڈریشن کا حصّہ بنا اور اب صدر یلسن بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ عرصۂ دراز تک روسیوں کی آنکھوں کا تارا رہنے والے شہر (جن کے باشندے اب بھی روس سے دوبارہ آن ملنے کے لیے بے چین ہیں) غیر ممالک کا حصّہ بن چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ یوکرین میں شامل جزیرہ نمائے کریمیا اور اس کے ساحلی شہروں کی مثال دیتے ہیں۔ جو ماضی میں روسی فیڈریشن کا حصّہ رہ چکے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ جمہوریہ چیچنیا سے ملحقہ پڑوسی (روسی) جمہوریاؤں میں آباد دیگر ہم نسل قومیتوں

میں بھی چیچنیا کی آزادی کی صورت میں بے چینی پیدا ہوگی لیکن ان کی یہ بے چینی مطالبہ آزادی پر منتج نہیں ہوگی۔

دیگر روسی اقلیتوں کے برعکس چیچن باشندوں کا جذبہ آزادی لازوال ہے۔ روسی فیڈریشن کے دیگر خطّے متعدّد وجوہات کی بنا پر آزادی و استقلال کی راہ اپنانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ماسکو اور قازان کے مابین طے ہونے والے سمجھوتوں کے تحت تاتارستان کو جو خود مختاری ملی ہے اس سے وہ بظاہر مطمئن نظر آتا ہے۔ داغستان میں کوئی بھی غالب نسلی گروہ آباد نہیں ہے جبکہ شمالی اوسیشیا ماسکو کی وفاداری کا دم بھرتا ہے۔ اس لیے روس کی یہ تشویش کہ چیچنیا کو آزادی دینے سے دیگر خطّوں میں بھی آزادی کے جذبات ابھر سکتے ہیں، بے بنیاد ہے۔

روس کو ایک اور تشویش یہ لاحق ہے کہ آزاد چیچنیا کی صورت میں روس کو، جمہوریہ سے وابستہ اپنے اقتصادی مفادات سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ روس کو باکو اور ایران سے ملانے والی شاہراہ اور ریلوے لائن چیچنیا کی سرزمین سے گزرتی ہیں۔ علاوہ ازیں بحیرۂ کیسپیئن سے بحیرۂ اسود کی روسی بندرگاہ نوروسیسک تک تیل کی پائپ لائن بھی چیچن سرزمین سے گزرتی ہے۔ جہاں تک ریلوے لائن اور شاہراہ کا تعلق ہے، وہ راہ زنی اور اغواء برائے تاوان کے حادثات کے پیش نظر تقریباً ناقابل استعمال بن چکے ہیں۔ چیچن سرزمین سے ہٹ کر متبادل ریلوے لائن کے منصوبے پر عمل جاری ہے۔ ایسی متبادل شاہراہیں بھی موجود ہیں۔ جو چیچن سرزمین کے باہر سے گزرتی ہیں اور جنہیں پڑوسی ممالک کے ساتھ ٹریفک کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تاہم روس کے لیے باکو سے نوروسیسک تک بچھائی گئی تیل کی پائپ لائن انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ بعض مبصرین تو اسی پائپ لائن کو روس اور چیچنیا کے درمیان وجہ نزاع قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق اسی پائپ لائن کے تحفّظ کی خاطر روس نے چیچنیا میں اپنی افواج داخل کر دی تھیں۔ کیونکہ یہ پائپ لائن بحیرۂ کیسپیئن کی تہہ میں پوشیدہ تیل کے ذخائر کی بیرون ملک ترسیل کا بڑا ذریعہ ہے۔ روس شاید چیچنیا میں اپنا اثر و نفوذ برقرار رکھنے اور چیچن سرزمین سے گزرنے والی تیل پائپ سے اقتصادی فوائد حاصل کرنے سے مایوس ہو گیا تھا۔ تاہم گزشتہ دنوں روس اور چیچنیا کے مابین تیل پائپ لائن کو مشترکہ طور پر استعمال میں لانے سے متعلق ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ معاہدہ کے تحت روس چیچنیا کو اس پائپ لائن کے استعمال کے بدلے باقاعدہ معاوضہ ادا کرے گا۔

حالیہ ماسکو/گروزنی تعلقات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ دستوری طور پر آزاد اور خود مختار مملکت تسلیم کیے جانے کے لیے چیچنیا کو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ روسی وزیر توانائی اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے کہہ چکے ہیں کہ وہ بحیرۂ کیسپیئن سے بحریہ اسود تک (چیچن سرزمین سے باہر) ایک نئی پائپ لائن کی تعمیر کے منصوبے کے لیے بیرونی سرمایہ کاری کا خیر مقدم کریں گے۔